فاروق الرحمٰن یزدانی
نائب مدیر ترجمان الحدیث

معیار ہدایت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آخری قسط

تقلید اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین۔

گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کو کس قدر ضروری خیال کرتے تھے کہ جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام کرتے دیکھا تو فوراً اسی کو اپنا لیا اس کے لئے نہ ان کی کوئی شرائط تھیں اور نہ ہی حدود و قیود۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا مقصد، مطلب و مفہوم ہی یہ ہے کہ زندگی کے ہر ہر لمحے میں بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع ہی ضروری بھی ہے اور کافی بھی۔ گویا کہ کلمہ پڑھنے والا یہ عہد کرتا ہے کہ وہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرے گا اور غیر مشروط اطاعت و فرمانبرداری امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو شخص بھی کلمہ پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی دوسرے شخص کی پیروی کرتا ہے جسے عرف عام میں تقلید کہا جاتا ہے یا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے علاوہ مخلوق میں سے کسی شخصیت کی پیروی کو غیر مشروط لازم قرار دیتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا مرتکب ہوتا ہے۔ ان سطور میں چونکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ تقلید جو ایک وباء کی صورت میں معاشرے میں پھیل چکی ہے کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نظریہ اور کردار کیا تھا تاکہ ہم بھی وہی نظریہ اپنا کر ہدایت حاصل کر سکیں کیونکہ ہدایت کے لئے اللہ رب العزت نے معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کو بیان فرمایا ہے **فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا۔**

لیکن اس سے پہلے یہ جاننا انتہائی ضروری ہے اور مفید بھی کہ تقلید ہے کیا چیز؟ تاکہ آئندہ سطور میں بیان کی جانے والی بات کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

تقلید کیا ہے؟

لغوی طور پر تقلید کہتے ہیں بغیر کسی غور و فکر، سوچ و بچار کے کسی دوسرے کی پیروی کرنے کو لغت کی مشہور اور اہم کتاب غیاث اللغات کے صفحہ نمبر 103 پر تقلید کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ تقلید گردن بند در گردن انداختن و کار بعہد کسے ساختن و برگردن خود کار بگرفتن۔ تقلید گلے میں پٹہ ڈالنے کا نام ہے اور کسی کی ذمہ داری پر کام کرنا۔ اپنی گردن پر یعنی اپنے ذمہ کوئی کام لینا۔ المنجد وغیرہ لغت کی کتابوں میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ تقلید کی یہی تعریف کی گئی ہے۔ اصطلاحی لحاظ سے بھی تقلید کا یہی معنی ہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کسی دوسرے کی بات کو بغیر دلیل شرعی (قرآن و حدیث) معلوم کیے قبول کر لینا اور پھر اسی پر ہی کار بند رہنا اگرچہ قرآن و حدیث کی دلیل اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اور باوجود قرآن و حدیث کے دلائل معلوم ہونے کے جو شخص اپنے امام اور مجتہد کی بات کو چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل نہیں کرتا وہ تقلید کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے مقابلے میں اپنے امام، پیشوا اور مقتدیٰ کی بات کو ترک کر کے قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے۔ تو وہ شخص ہرگز ہرگز مقلد نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اصول کی کتابوں میں یہ بات درج ہے **فاما المقلد فالدليل عنده قول المجتهد فالمقلد يقول هذا الحكم واقع عندى لانه ادى اليه رأى ابى حنيفة رحمه الله و كل ما ادى اليه رأيه فهو واقع عندى** (شرح التلويح على التوضيح صفحہ ۱/۲۱) مقلد کی دلیل صرف اس کے امام کا قول ہی ہے۔ مقلد صرف یہ کہے کہ اس مسئلہ کا حکم میرے نزدیک یہی ہے کیونکہ میرے

امام ابوحنیفہ رحمۃ کی رائے یہی ہے اور جو رائے میرے امام کی ہوگی میرے نزدیک تو وہی صحیح ہے۔

اسی طرح ملا علی قاری حنفی تقلید کی تعریف میں فرماتے ہیں **والتقليد قبول قول الغير بلا دليل فكانه لقبوله جعله قلادة في عنقه** (قصیدہ امالی بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۳۰) غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہے۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں **التقليد اخذ القول من غير معرفة دليله** (جمع الجوامع صفحہ 392/2) کسی کے قول کو دلیل معلوم کیے بغیر قبول کرنا تقلید ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے علماء کرام نے بھی تقلید کی تعریف انہی الفاظ میں کی ہے۔ لیکن اختصار کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

تقلید کی تاریخ پیدائش

تقلید کی تعریف معلوم کرنے کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اس کا وجود نامسعود کب سے ہے؟ تو اس سلسلے میں بہت سے محدثین، مفسرین اور مقررین اس بات پر متفق ہیں کہ تقلید کا وجود خیر القرون (جس دور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان نبوت سے بہترین دور قرار دیا) میں نہیں تھا۔ جس کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف میں درج کی ہے۔ یہاں اختصار کے پیش نظر صرف ایک دو حوالے ان بزرگوں کے نقل کرتا ہوں جن کے متعلق مقلدین حضرات بھی مقلد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **اعلم ان الناس كانوا قبل المائة الرابعة غير مجمعين على التقليد الخالص المذهب واحد بعينه** (حجۃ اللہ البالغہ صفحہ 152/1) جان لو کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی خالص ایک ہی مذہب پر متفق نہ تھے۔

علامہ قاضی ثناء اللہ حنفی پانی پتی فرماتے ہیں **فان اهل السنة قد افترق بعد القرون الثلاثة او الاربعة على اربعة مذاهب** (تفسیر مظہری صفحہ 64/2) اہل سنت تین یا چار صدیاں گزرنے کے بعد چار مذہبوں میں تقسیم ہو گئے۔

عزیز قارئین! مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تقلید زمانہ نبوت سے تین چار سو سال بعد وجود میں آئی۔ اب جو چیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک زمانہ میں تھی ہی نہیں کوئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا قائل و فاعل کیسے ہو سکتا ہے مگر بعض لوگ اپنے اس تار عنکبوت سے کمزور مذہب اور عقیدے کو تحفظ دینے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام کو استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ پاکباز ہستیاں اس سے مبرا تھیں جیسا کہ آئندہ سطور میں ان شاء اللہ اس کا بیان آئے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں کوئی صحابی بھی کسی دوسرے صحابی کا نہ تو مقلد تھا اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی کی طرف کسی صحابی نے نسبت کر کے مذہب تشکیل دیا۔ دنیا بھر کے مقلدین حضرات خواہ وہ حنفی، شافعی ہوں یا مالکی اور حنبلی کسی ایک صحابی کو بھی دوسرے صحابی کا مقلد ثابت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ۔

کھڑا ہے دیر سے عاشق کفن باندھے ہوئے سر پر
میں صدقے دست قاتل کے میرے قاتل نکل گھر سے

ان تمہیدی کلمات کے بعد اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طرز عمل کو ان کے اقوال اور افعال کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ جس چیز کا نام تقلید ہے (جو گزشتہ سطور میں بیان ہو چکا ہے) اس کا تو ان پاکباز اور مقدس ہستیوں کی زندگی میں شائبہ تک موجود نہیں۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کا رد

رفیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت وہ عظیم ہستی ہے جن کے متعلق امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان نبوت سے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ اور تمام مومن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کو امام تسلیم ہی نہیں کرتے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا **فان احسنت فاعينوني وان اساءت فقوموني** اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا اور اگر میں غلطی کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔

مزید فرمایا: **اطيعوني ما اطعت الله ورسوله فاذا عصيت الله ورسوله فلا طاعة لي عليكم** (تاریخ الخلفاء صفحہ 58 مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 468) جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تو پھر تم پر میری

اطاعت لازم نہیں ہے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کی تردید

مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس وہ عظیم ہستی ہے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس راستے سے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزر جاتے ہیں شیطان وہ راستہ ہی چھوڑ دیتا ہے اور یہ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو اللہ رب العزت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام نبوت عطا فرماتے۔ یہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **السنة ما سنه الله ورسول صلى الله عليه وسلم لا تجعلوا خطأ الراى سنة للامة** (اعلام الموقعین صفحہ 54/1) کہ سنت تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے تم (لوگوں کی) غلط رائے کو امت کے لئے سنت نہ بناؤ بلکہ فیصلہ کن انداز میں یوں فرمایا کرتے تھے: **والذى نفس عمر بيده ما قبض الله تعالىٰ روح نبيه صلى الله عليه وسلم ولا رفع الوحى عنه حتى اغنى امته كلهم عن الرأى** (میزان شعرانی صفحہ 51/1) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض نہیں کیا اور نہ ہی وحی کا سلسلہ منقطع فرمایا جب تک کہ آپ نے تمام امت کو رائے سے بے پرواہ نہیں کر دیا۔ (کیونکہ دین تو مکمل ہو چکا ہے اگر دین میں کوئی مسئلہ ایسا رہ گیا ہے کہ جس کا بیان قرآن و حدیث میں نہیں تو اس کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ ابھی تک دین مکمل نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا: **اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا**)

اسی لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا جو قرآن وحدیث کو چھوڑ کر امتیوں کے اقوال کو حجت جانتے ہیں **اياكم واصحاب الراى فانهم اعداء السنن اعتيهم الاحاديث ان يحفظوها فقالوا بالرائى فضلوا واضلوا** (اعلام الموقعین صفحہ 55/1)

رائے اور قیاس والوں سے بچو کہ بے شک وہ سنت کے دشمن ہیں جب احادیث کو یاد کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو رائے اور قیاس سے فتویٰ دینا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

خواندگان محترم! آج جب ہم مقلدین حضرات کو دیکھتے ہیں تو خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کی صداقت حرف بحرف نظر آتی ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو ٹھکرانے کے لئے کس قدر حیلے اور بہانے تراشتے ہیں جو ان مقلدین حضرات کی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی چغلی کھاتے ہیں۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اپنی داہنی کروٹ لیٹتے تھے مگر مقلدین حضرات نے اس سنت کو لوگوں سے چھڑوانے کے لئے یہ بہانہ بنایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات دیر تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تھک جاتے تھے اس لئے آپ آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتے (استغفر اللہ)

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کو بھی فجر کی سنتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان دو رکعت نماز کا مسئلہ ہے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کرنے کا حکم فرمایا مگر مقلدین حضرات نے لوگوں کو اس سنت پر عمل کرنے سے روکنے کے لئے یہ حیلہ کر لیا کہ مغرب کی نماز کا وقت کم ہوتا ہے اس لئے تاخیر سے بچنے کے لئے یہ نہیں ادا کرنی چاہیں بلکہ جلدی سے فرض نماز ادا کر لیں۔

اسی طرح خطبہ جمعہ کے دوران جو شخص مسجد میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے حتیٰ کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کو جو دورانِ خطبہ مسجد میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے فرمایا تھا کہ کیا تو نے نماز پڑھی ہے اور پھر اس کا منفی جواب سن کر فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ پہلے دو رکعت نماز ادا کرو پھر بیٹھو۔ مگر اس سنت پر عمل سے کرنے سے لوگوں کو روکنے کے لئے کئی تاویلیں حیلے اور بہانے تراشے گئے کہ الامان والحفیظ کہ وہ تو ایک غریب آدمی تھا اس سے مالی تعاون کروانا مقصود تھا کہ لوگ اس کی حالت کو دیکھ کر اس سے تعاون کریں وغیرہ وغیرہ۔

قارئین کرام! یہ میرا موضوع نہیں ورنہ میں ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کرتا کہ جہاں مقلدین حضرات نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی انتہا کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے توفیق فرمائی تو کسی نشت میں یہ قضیہ چکانے کا ارادہ بھی رکھتا ہوں۔ بہر

حال یہ کسی دوسرے موقعہ کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ ان سطور میں صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تقلید کا رد بیان کرنا مقصود ہے تاکہ یہ بات واضح ہو سکے کے تقلیدی مذہب ہدایت کا سبب نہیں بلکہ قرآنی فیصلہ کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان ہی معیارِ ہدایت ہے اور ان کے ایمان میں تقلید کا رد تقلیدی مذہب سے دوری اور مقلدین سے نفرت بھی شامل ہے۔

خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کی تردید

خلیفہ ثالث، شہید مدینہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مقدس شخصیت جن کے متعلق امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کسی کی تقلید کے بجائے قرآن وحدیث کے احکام کو ہی ترجیح دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: **انا واللہ مع عثمان بن عفان بالجحفة اذ قال عثمان و ذكر له التمتع بالعمرة الى الحج اتموا الحج واخلصوه فى اشهر الحج فلو اخرتم هذه العمرة حتى تزوروا هذا البيت زورتين كان افضل فان الله قد اوسع فى الخير فقال له على عمدت الى سنة رسول الله ورخصة رخص الله للعباد بها فى كتابه تضيق عليهم فيها وتنهى عنها وكانت لذى الحاجة ولنائى الدار ثم اهل على بعمرة وحج معافا قبل عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه على الناس أنهيت عنها؟ انى لم أنه عنها انما كان رأيا اشرت به ضمن شاء اخذه ومن شاء تركه** (اعلام الموقعین صفحہ 58/1) ایک دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگو! اگر تم حج کے مہینے میں صرف حج ہی کرو اور عمرہ بعد میں ادا کر لیتا تو یہ تمہارے لئے افضل ہوگا۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی رخصت دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے تو آپ لوگوں کو تنگی میں کیوں ڈالتے ہیں؟ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں نے تمہیں حج اور عمرہ اکٹھا ادا کرنے سے منع نہیں کیا تھا میں نے تو فقط ایک مشورہ دیا تھا جس کا جی چاہے قبول کر لے اور جس کا جی چاہے وہ قبول نہ کرے۔

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کا رد

خلیفہ چہارم، داماد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ وعمل تو مذکورہ واقعہ سے ہی واضح ہو جاتا ہے وہ قرآن وحدیث کے مقابلہ امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مشورہ پر غور کرنے کیلئے بھی تیار نہیں چہ جائیکہ وہ ان کی تقلید کریں لیکن قارئین کی مزید تشفی کے لئے ان کا اپنا ایک فرمان بھی پیش خدمت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **لو كان الدين بالرأى لكان اسفل الخف اولىٰ بالمسح من اعلاه وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهر خفيه** (بلوغ المرام صفحہ 22)

اگر دین رائے کا نام ہوتا تو پھر بہتر تھا کہ موزوں پر مسح اوپر کرنے کی بجائے نیچے والے حصے پر کیا جاتا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں کے اوپر مسح کیا کرتے تھے۔

قارئین محترم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی قدر واضح الفاظ میں رائے اور قیاس کو دین سے الگ کر کے واضح کر دیا ہے کہ عقل چاہے تسلیم کرے یا نہ کرے مگر جو پیغمبر کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا یا پھر عمل کر کے دکھا دیا اسی کو اپنایا جائے گا اور اس کے مطابق ہی عمل ہوگا۔ کیونکہ دین میں معیار کسی شخص کی عقل، فہم وفراست نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور سنت ہے۔

حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رد تقلید

بات سمجھنے کے لئے تو خلفائے راشدین کے اقوال وافعال ہی کافی تھے لیکن بات کو مزید واضح کرنے کے لئے چند ایک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے اقوال کو پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا نام آج کے مقلدین حضرات کا ایک گروہ اپنے مذہب کے تحفظ اور بچاؤ کے لئے اکثر استعمال کرتا ہے اور ان کے بعض اقوال تقلید کے جواز پر دلیل بنانے کی سعی لا حاصل کرتا ہے۔ جس کی قدرے تفصیل اور اس کا

مناسب رد میں نے اپنی کتاب ''احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف'' میں کر دیا ہے۔ یہاں صرف ان کے چند ایک اقوال نقل کرنے پر اکتفا کرونگا جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ تقلید اور مقلدین کے خلاف کس قدر سخت موقف رکھتے تھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **لا یاتی علیکم زمان الا وھو شر من الذی قبلہ اما انی لا اقول امیر خیرو لا عام اخصب من عام ولکن فقھاؤکم یذھبون ثم لا تجدون منھم خلفاء ویجئی قوم یقیسون الامور برأیھم** (جامع العلم صفحہ 135/2)

اے لوگو! تم پر جو بھی سال آئے گا وہ گذشتہ سال سے برا ہوگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے سال امیر اچھا ہوگا اور بارشیں زیادہ ہونگی یا فصلیں عمدہ ہونگی اور دوسرے سال نہیں ہونگی بلکہ بات یہ ہے کہ علماء فوت ہو جائیں گے اور تم ان علماء کے جانشین حاصل نہیں کرسکو گے اور پھر ایک ایسی قوم آئیگی جو دینی امور میں رائے زنی کرے گی۔ (اور یہی بدتری کی وجہ ہوگی کہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر عمل کیا جائے گا)

بلکہ آپ نے مزید فرمایا: **ولکن ذھاب خیارکم وعلماء کم ثم یحدث قوم یقیسون الامور برأیھم فینھدم الاسلام ویثلم** (اعلام الموقعین صفحہ 57/1)

تمہارے بہترین لوگ اور علماء فوت ہو جائیں گے پھر ایک قوم پیدا ہوگی جو معاملات کو (قرآن وحدیث کے بجائے) رائے اور قیاس سے طے کریگی جس کی وجہ سے اسلام منہدم ہو جائے گا اور اس میں عیب نظر آنے لگیں گے۔

آج دیکھ لیجئے جب رائے اور قیاس کو اپنایا گیا تو اسلام کی عمارت کو شدید ترین نقصان پہنچا وہ مسلمان جو کبھی غیروں کے مقابلہ میں صف آرا تھے اسی تقلید کو اپنانے کی وجہ سے آپس میں ہی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے جس کی وجہ سے غیر مسلم اقوام کو مسلمانوں کے خون، عزت اور مال سے کھیلنے کا موقع مل گیا۔ اور جب قرآن وسنت کو چھوڑ کر تقلید کی گئی تو اس سے اسلام میں عیب بھی نظر آنے لگے (لیکن صرف مقلدین حضرات کو) کہ معاذ اللہ پہلے اسلام نامکمل تھا اب تقلید کریں گے تو پھر مکمل ہوگا۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصیحت اور وصیت کرتے ہوئے فرمایا: **اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم** (دارمی صفحہ 61/1) (قرآن وحدیث) کی پیروی کروئی باتیں مت نکالو تمہیں صرف قرآن وحدیث ہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کی تردید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بچپن میں دینی فقاہت اور فہم وفراست سے نواز دیا تھا۔ یہ تقلید کے سخت خلاف تھے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے پابند تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ حج تمتع جائز ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جائز ہے تو وہ آدمی کہنے لگا کہ آپ اسے کے جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں جبکہ آپ کے والد محترم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر پابندی لگا دی ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے میرے باپ نے تو اس سے منع کیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ارشاد فرمایا وہ مقلدین حضرات کے لئے سامان عبرت ہے آپ فرماتے ہیں: **امر ابی یتبع ام امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** (ترمذی صفحہ 169/1) کیا اتباع میرے ابو کے حکم کی ہوگی یا امام اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی؟ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی کے ہوتے ہوئے میرے ابو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی تو نہیں کی جائے گی۔ اور پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے لوگوں کو بھی صرف اور صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ نے حضرت جابر بن زید کو فرمایا: **انک من فقھاء البصرۃ فلا تفت الا بقرآن ناطق او سنۃ ماضیۃ فانک ان فعلت غیر ذالک ھلکت واھلکت** (دارمی صفحہ 54/1) کہ آپ فقہائے بصرہ میں سے ہیں (یاد رکھو) جب بھی فتویٰ دینا قرآن وسنت کے مطابق ہی دینا اگر اس کے علاوہ (رائے اور قیاس سے) فتویٰ دو گے تو خود بھی ہلاک ہو گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کا رد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح تقلید کے سخت خلاف تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: **ویل للاتباع فی عثرات**

العالم قيل كيف ذالك قال يقول العالم شيئا برأيه ثم يجد من هو اعلم برسول الله صلى الله عليه وسلم منه فتير ك قوله ذالك ثم تمضي الاتباع۔ (جامع العلم صفحہ 112/1)
کہ علماء کے اقوال کی پیروی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے آپ سے سوال کیا گیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ (کہ علماء کی اتباع سے آدمی ہلاک ہو جائے) تو آپ نے فرمایا کہ (بعض اوقات) ایک عالم دین اپنی رائے سے کوئی بات کہہ دیتا ہے پھر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو جانے کے بعد اپنے قول کو چھوڑ دیتا ہے اور سنت کی اتباع کرتا ہے مگر اس کی تقلید کرنے والا تو حدیث کے مخالف قول پر ہی عمل کرتا رہتا ہے۔ بلکہ آپ نے تو یہاں تک فرمادیا: **من احدث رأيا ليس في كتاب الله ولم تمض به سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدر على ما هو منه اذا لقى الله عزوجل** (اعلام الموقعین صفحہ 58/1) جس شخص نے قرآن و حدیث کے خلاف اپنی رائے ایجاد کر لی تو اس کے متعلق کوئی علم نہیں کہ جب قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو کس حالت میں ہوگا؟

قارئین عظام! یہ چند کبار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و افعال تھے جن سے تقلید کے متعلق ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نظریات واضح ہوتے ہیں اس لئے ہم سب کو بھی چاہیے کہ ہم آراء الرجال کی تقلید کی بجائے قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہوں کیونکہ جن مقدس ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے معیار ہدایت بیان فرمایا ہے وہ تقلید سے سخت نفرت کرتے تھے اور تقلیدی مذہب کے شدید ترین مخالف تھے۔ اگر ہم نے ان کے عقائد و اعمال کے خلاف قرآن وحدیث کو چھوڑ کر تقلیدی مذہب کو اپنا لیا اور تقلید کرنے لگ گئے تو قرآن مجید کے فیصلے کے مطابق ہدایت سے دور ہو جائیں گے۔

ان لوگوں کے لئے خصوصی دعوت فکر ہے جو حق کے متلاشی ہیں اور پورے خلوص سے کسی بھی عمل کو اچھا اور نیکی سمجھ کر اپنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ تقلیدی دلدل سے نکل کر کتاب و سنت کی شاہراہ اعظم پہ آجائیں۔ البتہ جو لوگ اعلانیہ قرآن و حدیث کا انکار کرتے ہیں اور تقلید کو بطور ڈھال کے استعمال کرتے ہیں یعنی تقلید کی وجہ سے ہی قرآن وحدیث کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ ان پر حق واضح ہو چکا ہے ان کے لئے تو صرف دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح تقلید سے نفرت کرنے اور کتاب و سنت پر عمل کرنے والا بنا دے لیکن

شاید کہ وہ لوگ قفس میں ہی عمریں گنوائیں
گی بھول جن کو صحراء کی فضائیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث پر عمل کی توفیق فرمائے (آمین)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ سادہ لوح لوگوں کو ورغلانے کے لئے کہتے ہیں کہ جی دیکھو آپ جب پیدا ہوئے تو آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ میرا ابو ہے یہ میری امی ہے یہ بہن بھائی ہیں اور نہ ہی آپ کسی چیز کے متعلق جانتے تھے تو آپ کو کسی نے بتایا کہ یہ تیری امی یہ ابو اور یہ بھائی ہے یہ آگ، پانی، لکڑی، لوہا وغیرہ ہے تو آپ نے تسلیم کر لیا لہٰذا آپ بھی مقلد ہو گئے اور پھر آپ نے جس مسئلہ پر کسی کتاب سے پڑھ کر یا کسی استاد سے معلوم کر کے عمل کیا تو آپ اس استاد یا کتاب کے مصنف کے مقلد بن گئے۔

حالانکہ یہ ساری باتیں محض ڈھکوسلہ ہیں ان اعتراضات کی کوئی حقیقت نہیں اس طرح تو کوئی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نہیں رہے گا کیونکہ آج کے دور میں حنفی مقلدین نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تو کچھ نہیں پڑھا، سنا اور سیکھا اگر کسی استاد سے معلوم کرنا یا کسی کتاب سے پڑھ لینا استاد یا مصنف کی تقلید ہے تو پھر مقلدین کو بھی حنفی، شافعی وغیرہ کہلانے کی بجائے اپنے استاد جس سے فقہ حنفی کی کتاب پڑھی ہو اس کی طرف نسبت کرنی چاہیے اور اگر ایک سے زیادہ اساتذہ سے کسب علم کیا ہے تو ان سب کی طرف نسبت کرنی چاہیے اسی طرح جس کتاب کو پڑھ کر امام صاحب کا موقف معلوم ہوا ان کو امام صاحب کی بجائے اس کتاب کے مصنف کی طرف نسبت کرنا ہوگی۔

نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا میں کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ نہیں رہے گا۔

لایا تو ہے نصیب ہمیں کوئے یار تک
دیکھیں گزر ہو یا نہ ہو اس گل عزار تک

اس لئے ایسی تاویلات کی کوئی حقیقت نہیں تقلید کہتے ہیں قرآن وحدیث کے خلاف کسی دوسرے کی بات کو قبول کرنا اور اس پر ڈٹے رہنا۔ ان اعتراضات کا تفصیلی جواب میں اپنی کتاب ''خرافات حنفیت'' میں دے چکا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆